

222485 - ایسی عورت کا کفارہ جس سے خاوند نے رمضان میں دن کے وقت تعلقات قائم کیے اب روزے رکھنے سے قاصر ہے۔

سوال

اس عورت کے کفارے کا کیا حکم ہے جس سے خاوند نے رمضان میں دن کے وقت تعلقات قائم کیے اب کمزوری اور ماہواری کی وجہ سے روزے رکھنے سے قاصر ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله:

اول:

رمضان میں دن کے وقت جماع کرنا روزہ توڑنے والے سنگین ترین اعمال میں شامل ہے، ایسے عمل سے استغفار اور توبہ کرنا ضروری ہے، نیز اس دن کی قضا اور پھر کفارہ بھی لازمی ہے۔

اس کا کفارہ بالترتیب یوں ہے: غلام آزاد کریں، اگر میسر نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھیں، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائیں۔

کفارے کی اس ترتیب کے مطابق اگلی صورت اسی وقت اپنائی جائے گی جب انسان سابقہ صورت پر عمل کرنے سے قاصر ہو اور استطاعت نہ رکھتا ہو۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (106532) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

اگر عورت کا جماع کے دوران قابل قبول عذر ہو، مثلاً: اس پر جبر کیا گیا ہو، یا وہ بھول گئی ہو، یا ماہ رمضان میں دن کے وقت جماع کی حرمت کا علم نہ ہو، تو اس پر نہ تو گناہ ہے اور نہ ہی کفارہ۔

تاہم جس دن عورت کو جماع پر مجبور کیا گیا اس دن کے روزے کے صحیح ہونے کے متعلق اختلاف ہے؛ چنانچہ اگر احتیاط سے کام لیتے ہوئے اس دن کی قضا دے دے تو یہ بہتر ہے۔

لیکن اگر جماع میں عورت اپنے خاوند کی تابعداری دکھاتی رہی، اور عورت کا اس میں کوئی عذر بھی نہیں تھا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں، یہی جمہور علمائے کرام کا موقف ہے۔

اس مسئلے کی مزید تفصیلات کے لیے آپ سوال نمبر: (106532) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

اگر عورت واقعی اپنی صحت کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکتی ہو تو اس کے لئے کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے، کھانا کھلانے کی ذمہ داری عورت پر ہے، یا اپنے خاوند کو اس کام کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کرے گی۔

دائمى فتوى كميٲى كے فتاوى: (9/245) ميں ہے:

"رمضان ميں دن كے وقت جماع كا كفاره گزشتہ ترتيب كے مطابق فرض ہے، اس ليے روزے ركھنے كى اجازت اسى وقت ہو گى جب غلام آزاد كرنے كى صلاحيت نہ ہو، اور اسى طرح كھانا كھلانے كى اجازت اسى وقت ہو گى جب روزے ركھنے كى صلاحيت نہ ہو۔ چنانچہ اگر كوئى كھانا كھلانے كى صورت ميں كفاره ديتا ہے كہ وہ غلام آزاد نہيں كر سكتا اور نہ ہى روزے ركھ سكتا ہے تو پھر اس كے لئے جائز ہے ساٹھ غريب اور مساكين روزے داروں كى افطارى مقامى خوراك كے ذريعے كروا دے، ايك بار اپنى طرف سے اور دوسرى بار اپنى بيوى كى طرف سے، يا پھر ساٹھ مساكين كو كھانا سپرد كر دے، ساٹھ صاع اپنى طرف سے اور ساٹھ صاع اپنى بيوى كى طرف سے، ہر ايك كو ايك صاع دے جس كى مقدار تقريباً تين كلو ہے۔" ختم شد

چہارم:

كفارے كے روزوں كے درميان ميں حيض كے ايام آ جائیں تو ان سے روزوں كے تسلسل پر كوئى فرق نہيں پڑتا، اس ليے عورت حيض كے ايام ميں روزے نہيں ركھے گى، پھر جب طہر آ جائے تو جہاں سے روزے چھوڑے تھے وہيں مكمل كر كے دو ماہ پورے كرے گى؛ كيونكہ حيض تو آدم كى بيٲيوں پر اللہ كى جانب سے لكھا ہوا معاملہ ہے، اس ميں عورت كا كوئى عمل دخل نہيں ہے، اور اس بات پر اہل علم كا اجماع ہے۔

اس بارے ميں مزيد كے ليے آپ سوال نمبر: (82394) كا جواب ملاحظہ كريں۔

ان تفصيلات كى بنا پر: ہر ماہ ماہوارى كا آنا، يا مشقت كا خدشہ ايسا معتبر عذر نہيں ہے كہ كھانا كھلانے كى جانب منتقل ہو سكيں؛ بلکہ حيض آئے ہى تو روزے ركھنا ہى واجب ہے، روزوں كى بجائے كھانے كى اجازت اسى وقت ہو گى جب روزے ركھنے كى استطاعت نہ ہو۔

واللہ اعلم